Abdul Mannan assistant professor Gt Urdu depart  C.M.j.college Khutauna Madhubani mobile no.9801015716  emailabdulmannan 12200 @gmail .com  
date   18/7/2020   part  2  topic Asghar gondawi kighazal goi  
  
اصغرحسین نام ا  صغر تخلص (1884   1936)اردو شاعری کے نامور صوفی شاعر ھیں وہ گورکھپور میں پیداہوءے لیکن انکے الد عرصہ دراز تک گونڈہ میں رہے اسلے اصغر نے گونڈہ کی نسبت سے شہرت پاءی  اور اصغر گونڈوی کہلاۓ  
گھیرےلو حالات نا ساز گار رہے اس لۓ تعلیم تسلسل کے ساتھ جاری نہ رہ سکے کی پراویٹ طور پر انٹرنس کے امتحان میں شریک ہونے کا ارادہ کیا مگر خانبی مجبوری کی سبب یہ ارادہ پورا نہ کرسکا پھر بھی انہوں نے اپنے طور پر مطالعے کا شغل جاری رکھا اردو فارسی اور عربی کے علاوہ انگريزی بھی اچھی استعداد بہم پہنچاتی تھی یہ شب شوق قتب بینی کا نتیجہ تھا  
  
شعرکہنےلگے تو پہلے خلیل احمد وجد بلگرامی سے اصلاح لیتے تھے بعد میں منسی امیراللا تسلیم سے مشوره سخن کرنے لگے طبعت تصوف کی طرف ماءل تھی شاہ عبدالغنی منگلوری سے بعت تھے نہات عبادت گززار اور  متقی پرہز گار تھے 1936 میں اردو مزدور لاہور سے بسلسلہ ملازمت وابستہ ہوۓ لیکن یہ سلسلہ زیادہ دنوں تک نہ رہ سکا وہ الہ آباد آکر ہندوستانی پریسسے وابستہ ہوگۓ ،رسالہ ہندوستانی کی ادارت سمبھالی  یہیں 1936 میں انتقال ہوا نشاط روح اور سرودے زنرگی ان سے یاد گار ھیں  
  
اصغر نے بہوت کم کہا ھے لیکن جو کچھ کہا وہ انتخاب ھے جس طرح تصوف اصغر کی زنرگی میں دخل ھے اسی طرح ان کی شاعری میں بھی اس کا پللہ بھاری ھے اپنی شاعری کے پہلے دور میں اصغر اردو فارسی کے مستند اساتذہ کی پیروی کرتے نظر آتے ھے لیکن آخر کار وہ تفلید سے آزاد ہو جاتے ھے اور ان کا اپنا رنگ ابھرتا ھے  
  
اصغر کا لب و لہجہ سب سے الگ ھے مضامین کے بلندی کے ساتھ وہ  انداز بیان کی رعناءی کا بھی خیال رکھتے ھے انکے کالم پر ایک یاس انگیز فضا چھائ ہوئ ھے اس کا سبب ان کا فلسفیانہ اور مفکرانہ مزاج ھے جو انھیں دنیا کی بے ثباتی اور عیس و مسرت کی ناپائيداری سے آگاه کرتا ھے لیکن انداز بیان کی دلکش سہاردیے رہتی ھے اور قاری کو افسردگی کے باوجود ایک انجانی  مسرت حاصل ہوتی ھے ملاحظہ ہوں چند شعر   
  
سوبار ترا دامن ہاتھوں میں مرے آیا  
جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریبں تھا  
  
رند جو طرف اٹھالیں وہی ساگر بن جاۓ  
جس جگھ بیٹھ کے پی لیں وہی مے خانہ بنے  
  
آلام روزگار کو آساں بنا دیا  
جو غم ہوا اسے غم جاناں بنا دیا  
اصغر کی غزل میں فلسفہ تصوف کی کار فرمائ ھے ان کے خیال میں وسعت ھے بیان میں سادگی ھے خیال کی گہرائی ھے طرزادا صوفیانہ ھے باریک بینی ہر جگھ نماں ھے شعر میں تاثر ھے الفاط نہات اور سادہ اور  عام فہم استعمال کرتے ھے شعر میں سوز و گداز ھے یہی اصغر کی انفرادیت ھے